رسالہ نمبر(1)

گروہ ملامتیہ سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

کیا ملامتیہ گناہ کرتے ہیں؟

اقوال صوفیہ کی روشنی میں

از

رحمۃ اللہ علیہ
گدائے مجاہد ملت

(۱) ملامتیہ کا مختصر تعارف۔

(۲) ملامتیہ کو ملامتیہ کیوں کہتے ہیں ؟

(۳) اکابرین ملامتیہ کون ہیں ؟

https://hizbulgous.com

https://hifzulgaus.blogspot.com

ان دو ویب سائٹ کے توسط سے آپ شرعی سوالات و جوابات ،کتب و رسائل اور دیگر مفید تحریروں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

پیش کش

حزب الغوث

کیا ملامتیہ گناہ کرتے ہیں؟

اقوال صوفیہ کی روشنی میں

پیش کش

حزب الغوث

فہرست مضامین

ملامتیہ کا مختصر تعارف---------------------------------- 4
ملامتیہ کو ملامتیہ کیوں کہتے ہیں؟--------------------------- 4
اس گروہ کا مقصداور محاربۂ نفس کی وجہ؟--------------------- 4
اکابرین ملامتیہ کون ہیں؟-------------------------------- 5
کیاملامتیہ گناہ کرتے ہیں؟------------------------------- 6
گناہ کفر کا قاصد ہے-------------------------------------- 9
رئیس ملامتیہ اور خوف خاتمہ----------------------------- 11
معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں--------------------- 12
فاسق کی امامت کا حکم؟---------------------------------- 14
پیرومرشد کی تعریف وشرائط؟----------------------------- 15
فاسق معلن پیر نہیں بن سکتا------------------------------- 15

نوٹ: کتابت وغیرہ کی تصحیح میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، باقی اہل علم کے حوالے۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً

ہم نے ملامتیہ کے متعلق کچھ معلومات سوال وجواب کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے،اہل سنت وجماعت کے افراد خوب غور سے پڑھیں، خود جانیں اور دوسروں کو بتائیں اور شریعت کے بر خلاف افواہ اور رسم ورواج سے خود بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔

سوال: ملامتیہ کا قدرے تعارف بیان کریں کہ وہ کون ہیں اور کیا کرتے ہیں؟

جواب: ملامتیہ صوفیہ کی ایک جماعت ہے جو اپنے باطن کو ظاہر پر پوشیدہ رکھتی ہے اور انتہائی اخلاص کی کوشش کرتی ہے۔ التوقیف علی مھمات التعاریف میں ہے: الملامية: الذين لم يظهر ما في باطنهم على ظاهرهم. وهم يجتهدون في تحقيق كمال الإخلاص.(ص315)

سوال: گروہ ملامتیہ کو ملامتیہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: شرعی حکم بتانے میں وہ کسی ملامت کا خوف نہیں کرتے اسی وجہ سے ان کو ملامتیہ کہا جاتا ہے

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:وَإِنَّمَا سموا ب'' الملامتية'' لأَنهم لَا يخَافُونَ فِي الله لومة لائم لعدم التفاتهم الى الْمَخْلُوقَات كَافَّة .(ص303 - شرح سنن ابن ماجه للسيوطي)

ترجمہ:''اور ان کا نام ملامتیہ ہوا اس لئے کہ وہ لوگ مخلوق سے مکمل طور پر نہ ملنے کی وجہ سے پیغام الٰہی پہچانے میں کسی کی ملامت کا خوف نہیں کرتے''۔ کبھی ان کو ملامیہ اور ملامتی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: ملامتیہ ایسا کیوں کرتے ہیں،ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

جواب: ان کا مقصد مجاہدۂ نفس یعنی نفس سے جنگ وجدال کرنا ہوتا ہے، جیسا کہ تفسیر قشیری میں ہے: الملامتية:أهل الملامة يقومون بأعمال تستوجب ملامة الناس سترا لأسرارهم وصونا لأحوالهم قصدا إلى محاربة دعوى النفس. (ج1 ص467)

سوال: ملامتیہ کو نفس سے جنگ کرنے کی کیوں ضرورت پڑتی ہے؟

جواب: چوں کہ نفس کی فطرت میں ہے گناہوں کی طرف بلانا تو ملامتیہ گناہوں سے بچنے میں نفس سے جنگ کرتے ہیں۔

حوالہ:

اول: وفاءالوفاء میں ہے:لأن النفس تدعو إلى الاستعمال المحرّم .(ج2ص147 - وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى)

ترجمہ:اس لئے کے نفس حرام کرنے پر ابھارتا ہے۔

دوم: تفسیر قشیری میں ہے:والسيئة ما تدعو إليه النّفس.(ج2ص588 تفسير القشيري)

ترجمہ: گناہ تو وہی ہے جس کی طرف نفس بلائے۔

ایک اور مقام پر ہے:النّفس ودواعيها تدعو- فى الطريقة- إلى الشّرك.(ج2ص221 - تفسير القشيري)

سوم: روح البیان میں ہے:والسيئة ما تدعو اليه النفس .(ج6ص104۔روح البیان)

چہارم: فتح الباری میں ہے:فَإِنَّ الْأَعْدَاءَ ثَلَاثَةٌ: رَأْسُهُمُ الشَّيْطَانُ، ثُمَّ النَّفْسُ؛ لِأَنَّهَا تَدْعُو إِلَى اللَّذَّاتِ الْمُفْضِيَةِ بِصَاحِبِهَا إِلَى الْوُقُوعِ فِي الْحَرَامِ الَّذِي يُسْخِطُ الرَّبَّ .(ج11ص338 - فتح الباري بشرح البخاري)

پنجم؛ تفسیر رازی میں ہے:وَتَقْرِيرُ الْكَلَامِ أَنَّ النَّفْسَ تَدْعُو إِلَى هَذِهِ الْأَحْوَالِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَلَا تَتَصَوَّرُ كَيْفِيَّةَ السَّعَادَاتِ الْأُخْرَوِيَّةِ وَالْكَمَالَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَيْهَا وَيُرَغِّبُ فِيهَا كَمَا قَالَ: وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقى [الْأَعْلَى: ١٧] . (ج12ص85 - تفسير الرازي)

الحاصل نفس کی عادت ودعوت ہے گناہوں کی طرف بلانااور رب کی ناراضگی کی طرف لے جانا، تو اس سے جنگ کا مطلب یہ ہو گا: کہ نفس کی مخالفت کرنااور اس سے جنگ وجدال کرنا ساتھ ہی گناہ وغیرہ ہر محرمات سے ہمیشہ بچنا کہ رب ہمیشہ راضی رہے اور کبھی ناراض نہ ہو۔

سوال: اس گروہ کے اکابرین کون ہیں؟

جواب:اس گروہ کے کئی اکابراور بزرگ گزرے ہیں، ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

[۱]حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

شرح سنن ابن ماجہ للسيوطي میں ہے: وَهَذِه الْفرْقَة تسمى الملامتية وَرَئِيسهمْ الصّديق الْأَكْبَر رَضِي الله عَنهُ. (ص303)

[۲] حضرت ابن صدقہ

الأعلام للزركلي میں ہے:ابن صدقہ وہ ایک مقرر تھے،جامع اموی میں تقریر کیا کرتے تھے اور رقت انگیز شاعر بھی تھے،مذاہب اربعہ میں شافعی مذہب کی تقلید کرتے تھے،ان کے متعلق اعلام میں ہے: وقيل هو من " الملامتية " .

[۳]حضرت حمدون ابن احمد

عارف باللہ صوفیٔ باصفا سفیان ثوری کی فقہ کے بہت بڑے جانکار تھے،وہ خراسان میں ملامتیہ کے سردار گزرے ہیں:قدوة الملامتيّة بخراسان .(تاريخ الإسلام :ج6ص541)

[۴]حضرت ابن شاذی،وفات464ھ

عبد الرحمن بن محمَّد بن أحمد بن إبراهيم، أبو نصر الهَمَذاني، المعروف بابن شاذي. مات سنة أربع وستين وأربعمائة. وكان يسلك مسلك الملامتية .(زهر الفردوس :ج5ص1031)

[۵]محمد ابن احمد ابن طاہر

آپ بہت زیادہ اجتہاد ومجاہدہ کرنے والے تھے،اور فقرا پر بے حساب مال وزر خرچ کرتے تھے، تاریخ اسلام میں ان

کی تعریف و توصیف یوں ملتی ہے:(هو) شيخ الملامتية. (ج8ص293)

سوال: ان کے بارے میں سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ملامت کے لیے گناہ تک کر گزرتے ہیں؟

جواب: ان کے متعلق یہ خبر سراسر جھوٹی، واقع کے خلاف اور ان پر بہتان ہے کہ وہ ملامت کے لیے گناہ کر گزرتے ہیں

۔

اولاً:

وہ شرع کی پابندی کے ساتھ ساتھ واجبات شرع کو ظاہراً بھی ترک نہیں کرتے ہیں، چہ جائے کہ گناہ کر گزریں۔

حوالہ:

اول: تاریخ الاسلام کی عبارت بالکل ظاہر ہے:(الملامية) وهو تخريب الظاهر وتعمير الباطن، مع التزام الشرع وواجباته ظاهرا وباطنا. (ج6ص541)

ترجمہ: ملامیہ کا مطلب ''التزام شرع کے ساتھ ساتھ واجبات شرع کو ظاہراً و باطناً بجالاتے ہوئے ظاہر کے بنسبت باطن کی تعمیر کی کوشش کرنا ہے۔

دوم: فیض القدیر میں عوارف کے حوالے سے ہے: الملامتية قوم صالحون يعمرون الباطن ولا يظهرون في الظاهر خيرا ولا شرا ويقال لهم النخشبندية ومن أصلح سريرته أصلح الله علانيته . (ج5ص437)

سوم: علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں ملامتیہ کی حقیقت بیان کرتے ہیں:'' فانهم لا يفعلون ما يخالف ظواهر الشرع''. (ج٨ص٥١٩)

چہارم: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک متصوف کے متعلق لکھتے ہیں:" حضرات ملامتیہ قدست اسرارہم کی رِیس (برابری) کرتا ہے، وہ کبھی مستحب بھی ترک نہیں کرتے معاذ اللہ فسق وفجور کیا معنی۔

او گمان بردہ کہ من کردم چو .... او فرق را کہ بیند آں استیزہ جو"

(اس نے گمان کیا کہ میں نے بھی اس کی مثل کیا، وہ جنگجو فرق کو کب دیکھتا ہے۔ت)(ج26ص593)

اور ان کے متعلق یہ خبر سراسر جھوٹی ہے کہ وہ امور شرع میں سستی کرتے ہیں،

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:وَإِنَّمَا سموا ب'' الملامتية'' لأَنهم لَا يَخَافُونَ فِي الله لومة لائم لعدم التفاتهم الى الْمَخْلُوقَات كَافَّة لَا لما اشْتهر بَين النَّاس انهم يتهاونون فِي بعض أُمُور الشَّرْع .(ص303 - شرح سنن ابن ماجه للسيوطي)ترجمہ:''اور ان کا نام ملامتیہ ہوا اس لئے کہ وہ لوگ مخلوق سے مکمل طور پر نہ ملنے کی وجہ سے پیغام الہی پہچانے میں کسی کی ملامت کا خوف نہیں کرتے، وہ بات نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان مشہور ہے کہ وہ بعض امور شرع میں سستی اور کاہلی کرتے ہیں ''۔

ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ ظاہراً بھی واجبات شرع کاالتزام کرتے ہیں، وہ ظاہر شرع کی کبھی بھی مخالفت نہیں کرتے اور اعلی حضرت نے کیا لکھا ہے آپ پڑھ چکے ہیں کہ مستحب بھی ترک نہیں کرتے، بلکہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا "ملامتیہ ایسے نہیں ہیں جیسالوگوں کے درمیان مشہور ہے کہ وہ احکام شرع کی پابندی نہیں کرتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ جو جھوٹے پیر اپنی خلاف شرع حرکتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنے مریدین و معتقدین کو یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ وہ ملامتی سلسلے یا قلندری سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں" ایسے لوگ اگر گناہ کا کام بھی کریں تو برا نہیں ماننا چاہیے" وغیرہ وغیرہ، یہ قطعی غلط ہے غلط ہے غلط ہے۔

فائدہ: اور یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ فیروز اللغات میں جو ملامتی کی تعریف لکھی ہے: ''فقیروں کا ٹولہ جو بظاہر احکام شرع کی پابندی نہیں کرتا مگر چھپ کر عبادت کرتا ہے''۔ وہ غلط و باطل ہے بلکہ بدیہی البطلان ہے۔

فائدہ: عالم منصب ارشاد پر فائز ہے اسے طریق ملامت اختیار کرنا مناسب نہیں ہے، فتاوی رضویہ شریف سے ایک چشم کشا عبارت حاضر ہے، اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عالم فرقۂ ملامتیہ سے نہیں کہ عوام کو نفرت دلانے میں اُس کا فائدہ ہو مسند ہدایت پر ہے، عوام کو اپنی طرف رغبت دلانے میں اُن کا نفع ہے، حدیث میں ہے: راس العقل بعدالایمان باالله التوددالی الناس۔ ایمان باللہ کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ (ت) دوسری حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ فرماتے ہیں: بشروا ولاتنفروا (محبت پھیلاؤ نفرت نہ پھیلاؤ۔ت)" (ج8ص103)

ثانیاً:

شریعت جسے رد کردے، مردود قرار دے وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہے، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ شریعت نے ہمیشہ کے لئے گناہ کو مردود قرار دیا ہے۔

حوالہ:

اول: **علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں**: كل حَقِيقَة ردتها الشَّرِيعَة زندقة. (ص235 - الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي)

ترجمہ: ہر حقیقت یعنی طریقت و معرفت جسے شریعت رد کردے مردود قرار دے وہ گمراہی اور بے دینی ہے۔

دوم: **علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں**: كل حقيقة لا تتبع الشريعة، فهي كفر. (ج1ص512 - حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة)

سوم: **علامہ شہاب الدین آلوسی فرماتے ہیں**: كل من الطريقة والشريعة عين الآخر لا مخالفة بينهما بقدر رأس الشعيرة وكل ما خالف الشريعة مردود وكل حقيقة ردتها الشريعة فهي زندقة - (ج8ص340 - تفسير الألوسي روح المعاني)

چہارم: چند سطر بعد فرماتے ہیں: وکل طريقة ردتها الشريعة فهي زندقة .(ج8ص341 - تفسير الألوسي = روح المعاني)

ان عبارتوں سے پتا چلا کہ اتباع شریعت ہر حال میں لازم وضروری ہے اور اتباع شرع سے کوئی شخص خارج نہیں۔

ثالثاً:

وہ اہل اللہ گنہ ومعصیت کو اپنے لئے کیوں کر روا رکھیں گے اور اس کے مرتکب ہوں گے جبکہ گناہ کفر کے قاصد وبرید ہیں:

حوالہ:

اول: علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''فإن المعاصي -كما قالوا- بريد الكفر''.

[ص54_الإعلام بقواطع الإسلام]

ترجمہ: جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے:'' گناہ کفر کے قاصد اور ڈاکیہ ہیں۔

دوم: التيسير بشرح الجامع الصغير میں ہے:''الْمعاصِي بريد الْكفْر''[ص77]

سوم: الفتح المبين بشرح الأربعين میں ہے:''الصغيرة تجرُّ للكبيرة، وهي تجر للكفر، وهو معنى قول السلف -وقيل: إنه حديث-: (المعاصي بريد الكفر)''[ص245]

چہارم: روح البيان میں ہے :''المعاصي بريد الكفر'' .[ص185]

پنجم: شرح الزرقاني على الموطأ میں ہے:''وَمُرْتَكِبَ كَبِيرَةٍ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَيْهَا أَنْ يُخْتَمَ لَهُ بِالْكُفْرِ، فَإِنَّ الْمَعَاصِيَ بَرِيدُ الْكُفْرِ ''[ص478]كذا فى المنهاج وفعض القدير۔

گناہ قاصد کفر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ پر اصرار کفر کی طرف لے جاتا ہے، یعنی یہ برے خاتمہ کا ایک سبب ہے اس لئے خاص کر جو بندہ مسلسل گناہوں میں ملوث رہتا ہے اس کے کفر وارتداد کے گڑھے میں جا پڑنے کا زیادہ اندیشہ ہے:

حوالہ:

اول: فتح الباری میں ہے: الْمَعَاصِي بَرِيدُ الْكُفْرِ، فَيُخَافُ عَلَى مَنْ أَدَامَهَا وَأَصَرَّ عَلَيْهَا سُوءُ الْخَاتِمَةِ،[ص466 - فتح الباري بشرح البخاري]

ترجمہ: گناہ کفر کے قاصد ہیں، تو جو گناہ میں ملوث رہے گا اور اصرار کرے گا اس پر برے خاتمہ کا خوف ہے۔

دوم: قواعد العقائد میں ہے:

من الذُّنُوب ذنوبٌ عقوبتها سوء الخاتمة نَعُوذ بِاللَّه من ذَلِك۔[ص284 - قواعد العقائد]

سوم: من الذُّنُوب ذنوبٌ عقوبتها سوء الخاتمة نَعُوذ بِاللَّه من ذَلِك .[ص284 - قواعد العقائد]

چہارم:اذ کارللنوی میں ہے: '' بابُ ما يقولُه ويفعلُه مَنْ تكلَّمَ بكلامٍ قبيح''

قال الله تعالى: (وإمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطانِ نَزْغٌ فاسْتَعِذْ باللَّهِ) [فصّلت: ٣٦] وقال تعالى: (إنَّ الَّذينَ اتَّقَوْا إذَا مَسَّهُمْ طائِفٌ مِنَ الشَّيْطانِ تَذَكَّرُوا فإذَا هُمْ مُبْصِرونَ) [الأعراف: ٢٠١] وقال تعالى: (وَالَّذِينَ إذَا فَعَلُوا فاحِشَةً أوْ ظَلَمُوا أنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ، وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا (١) على ما فَعَلُوا وَهُمْ

يَعْلَمُونَ، أُولَئِكَ جَزَاؤُهم مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِها الأنْهارُ خَالِدِينَ فِيها وَنِعْمَ أجْرُ العامِلِينَ) [آل عمران: ١٣٦] .

(١) قوله: (ولم يصروا) معطوف على فاستغفروا، والاصرار على الذنب: المداومة عليه وعدم التوبة منه ويحدث نفسه أنه ما قدر عليه فعله ولا ينوي توبة ولا يرجو وعدا لحسن ظنه، ولا يخاف وعيدا على سوء عمله، هذا حقيقة الاصرار ومقام أهل العتو والاستكبار، ويخاف على مثل هذا سوء الخاتمة، لانه سالك طريقها والعياذ بالله - [ص381 - الأذكار للنووي]

پنجم: تیسیر میں ہے: أَن الرِّبَا من أعظم الْكَبَائِر قَالَ بَعضهم وَهُوَ عَلامَة على سوء الخاتمة -[ص39 التيسير بشرح الجامع الصغير] كذا فی معترك الأقران في إعجاز القرآن، [ج3ص400]

ششم: علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں:وَجَاء عَن الْمَشَايِخ العارفين وَالْأَئِمَّة الْوَارِثين أَنهم قَالُوا أقل عُقُوبَة الْمُنكر على الصَّالِحين أَن يحرم بركتهم قَالُوا ويخشى عَلَيْهِ سوء الخاتمة نَعُوذ بِاللَّه من سوء الْقَضَاء -[ص237 - الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي]كذافی تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي۔

ہفتم: روح المعانی میں ہے: وفي قوله تعالى: وَكَذلِكَ جَعَلْنا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ أنه يلزم من هذا مع قولهم كل ولي على قدم نبي أن يكون لكل ولي عدو يتظاهر بعداوته، وفيه إشارة إلى سوء حال من يفعل ذلك مع أولياء الله تعالى. ولذا قيل: إن عداوتهم علامة سوء الخاتمة والعياذ بالله تعالى،[ص55 - تفسير الألوسي = روح المعاني]

ہشتم: تفسیر جمل میں ہے:(قَوْلُهُ وَالْأَصْلُ فِي تَحْرِيمِهِ(ای الربا)) أَيْ وَأَنَّهُ مِنْ الْكَبَائِرِ كَالسَّرِقَةِ وَيَدُلُّ عَلَى سُوءِ الْخَاتِمَةِ وَالْعِيَاذُ بِاَللَّهِ تَعَالَى كَإِيذَاءِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَوْ أَمْوَاتًا لِأَنَّهُ تَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ بِالْمُحَارَبَةِ إلَّا فِيهِمَا -[ص45 - حاشية الجمل على شرح المنهج = فتوحات الوهاب بتوضيح شرح منهج الطلاب]

نہم: مرقاۃ الصعود میں ہے: وهو قد يكون إشارة إلى ما ذكره العلماء من أسباب سوء الخاتمة والعياذ بالله إدمان الخمر،[ص906 - مرقاة الصعود إلى سنن أبي داود]

دہم: علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فكيف يظن أحد من ذوى النسب* إذا انتهك حرمات الله تعالى ولم يراع ما عليه وجب* أن يبقى له حرمة ومقام* عنده عليه الصلاة والسلام* ايزعم الغبي أنه أعظم حرمة من الله عند نبيه كلا والله* بل قلبه مغمور في لجج الغفلة وساه* فمن اعتقد ذلك يخشى عليه سوء الخاتمة والعياذ بالله۔[ص7 - العلم الظاهر في نفع

النسب الطاهر - ط إسطنبول]

سادات کے لئے ''خوف خاتمہ'' کی صراحت، واقعی قابل غور بات ہے، اب اس ضمن میں رئیس الملامتیہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چند رقت انگیز دعائیں ہم نقل کرتے ہیں جن کو بغور پڑھیے اور سمجھنے کی کوشش کیجیے! کہ خوف خاتمہ اور معصیت سے اجتناب کی فکر جس گروہ ملامتیہ کو اس قدر دامن گیر رہتی ہو ان کی طرف اللہ تعالی کی نافرمانی و فسق کا انتساب کتنا گھنونا الزام ہے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صبح و شام یہ دعا فرماتے تھے: ''اللہم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیر ایامی یوم القاک'' یعنی اے اللہ عزوجل میری عمر، عمل اور میرے ایام زندگی کی بھلائیوں کو میری عمر کے خاتمے والے دن تک باقی رکھ جب میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔

اور یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے: ''اللھم اغننا بحلالك عن حرامك و اغننا من فضلك عمن سواك'' یا اللہ جل جلالہ! ہمیں اپنے حلال کے ذریعے حرام سے مستغنی فرما اور اپنے فضل سے اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کر دے۔

(کنزالعمال، کتاب الاذکار، الادعیۃ المطلقۃ، الحدیث 5029، ج1 ص285)

غور کرنے والی بات ہے رئیس ملامتیہ حرام سے بچنے کی کیوں دعا کر رہے ہیں، کیا گناہ کرنا حرام نہیں ہے، ضرور گناہ کرنا حرام ہے اور حرام کرنا گناہ ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: " اللَّهُمَّ أَرِنِي الْحَقَّ حَقًّاوَارْزُقْنِي اتِّبَاعَهُ وَأَرِنِي الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنِي اجْتِنَابَهُ وَ لَا تَجْعَلْهُ مَتَشَابِهًا عَلَى فَاتَّبِعَ الهوى'' یعنی اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر حق کو واضح فرما اور مجھے اس کی اتباع کی توفیق عطا فرما اور باطل کو میرے سامنے واضح فرما اور مجھے اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور اسے میرے لئے مشتبہ نہ بنا کہ میں خواہشوں کی پیروی کرنے لگوں۔(احیاء العلوم کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ ، بیان حقیقۃ المراقبۃ و درجاتھا ، ج ۵، ص ۱۳۳)

دیکھا تم نے وہ خواہشوں کی پیروی سے بچنے کی دعا کر رہے ہیں آخر خواہشات کی پیروی میں کون سی ایسی بات ہے جس سے بچنا لازم و ضروری ہے، بات یہی ہے جب بندہ نفس پرستی اور اتباع ہوی میں منہمک رہتا ہے تو وہ گمراہی اور بدمذہبی میں جلدی ہی گرفتار ہو جاتا ہے۔

حوالہ:

اول: قرآن کریم میں ہے: ''وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ'' (القصص:50) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بیشک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو''۔

دوم: دوسری جگہ ہے: ''اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ

غِشٰوَةً-فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ-اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ‘‘(الجاثیۃ: 23) ترجمۂ کنزالایمان:’’بھلا دیکھو تووہ جس نے اپنی خواہش کواپنا خدا ٹھہرالیااور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیااوراس کے کان اور دل پر مہرلگادی اوراس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے تو کیاتم دھیان نہیں کرتے‘‘۔

سوم:اور ایک جگہ ہے:’’وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ-اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ‘‘(ص:26)ترجمۂ کنزالایمان:’’اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بے شک وہ جواللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے‘‘۔

چہارم: سورۂ نساء کی آیت پڑھیے:’’فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْاۚ‘‘(135)ترجمۂ کنزالایمان:
’’تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو‘‘

رابعاً:

گناہ میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، نہ بھائی برادر، نہ باپ دادا، نہ استاد بزرگ اور نہ پیر ولی چاہے کوئی بھی ہو گناہ میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔

حوالہ:

اول: کنزالعمال میں ہے:"لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق". " عن عمران والحكم بن عمرو الغفاري".

ترجمہ:خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی ہے۔ [حدیث نمبر:١٤٨٧٥]

دوم:اسی میں ہے:"لا طاعة لمن لم يطع الله". " عن أنس".

ترجمہ:جواللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتااس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔[حدیث نمبر:١٤٨٧٢]

سوم:اسی میں ہے:"من أمركم من الولاة بمعصية فلا تطيعوه". [حدیث نمبر١٤٨٧٣]

ترجمہ:سردار میں سے جو بھی تمھیں گناہ کا حکم,دے اس کی اطاعت مت کرو۔

چہارم:"لا طاعة لأحد في معصية الله إنما الطاعة في المعروف".

ترجمہ:خدائے تعالٰے کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی ہے اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے[حدیث نمبر: ۱۴۸۷۴][ج6ص67 - كنز العمال]

پنجم : وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوف . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [حدیث نمبر:٣٦٦٥]

ترجمہ:حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہاں نیکی میں اطاعت ہے۔اسی کے تحت مرقات میں ہے: (وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَاعَةَ) أَيْ لِأَحَدٍ كَا فِي رِوَايَةِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ أَيْ مِنَ الْإِمَامِ وَغَيْرِهِ كَالْوَالِدِ وَالشَّيْخِ (فِي مَعْصِيَةٍ) وَفِي رِوَايَةِ الْجَامِعِ: فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ (إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ) أَيْ مَا لَا يُنْكِرُهُ الشَّرْعُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ . [ج6ص2393 : مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح]

كذا فی التيسير بشرح الجامع الصغير -[ج2ص501] وفی فيض القدير[-ج6ص432] وفی التفسير المظهري [ج2ص64] لا طاعة لاحد فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف رواه الشيخان فی الصحيحين وابو داود والنسائي وعن عمران بن حصين والحكيم بن عمرو الغفاري لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق .

ان عبارتوں کا وہی مفہوم ہے جو اوپر گزرا کہ کوئی ذمہ دار مثلاً والد، والدہ، سردار اور مسجد کا امام ہی کیوں نہ ہو کسی غلط ناجائز کام کا حکم دے تو اسکی اطاعت لازم نہیں ہے بلکہ واجب الرد ہے ناجائز کام میں نہ کسی کی اِطاعت کی جائے گی اور نہ اِتّباع واِقتِدا۔

خامساً:

گناہ کرنے والا امام نہیں بن سکتا، کیوں کہ اس کی اطاعت اور اتباع ناجائز و حرام ہے۔

حوالہ:

اول: فتاویٰ رضویہ میں ہے: کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اہتما مہ بالدین فتجب اہانتہ شرعا فلایعظم بتقدیمہ للامامۃ واذا تعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجد للجمعۃ وغیرھا - فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کی اتباع کا اہتمام نہیں کرتا لہذا شرعًا اس کی تذلیل واجب ہے پس امامت کے لئے تقدیم کی صورت میں اس کی تعظیم درست نہیں جب اس کا روکنا دشوار ہو تو ایسے حضرات کو جمعہ وغیرہ کے لئے دوسری مسجد میں چلے جانا چاہئے۔(ت)

طحطاویہ میں ہے: تبع فیہ الزیلعی ومفادہ کون الکراھۃ فی الفاسق تحریمیۃ۔ زیلعی نے اس میں اسی کا اتباع کیا اس کا مفاد یہ ہے کہ فاسق کے امام ہونے میں کراہت تحریمی ہے۔(ت)

حاشیہ درمختار میں فرمایا: فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اہانتہ شرعا ومفادھذا کراھۃ التحریم فی تقدیمہ اھ ابو مسعود۔اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعًا اس کی اہانت ان پر لازم ہے، یہ بات اس پر دال ہے کہ فاسق کی تقدیم مکروہِ تحریمہ ہے اھ ابومسعود (ت) ج6ص391

دوم: اسی میں ہے: ''فاسق وبدمذہب کی امامت بہر حال مکروہ، اگرچہ سب حاضرین سے زیادہ علم رکھتے ہوں''۔ ج6ص382

سوم: اسی میں ہے: ''فاسق کو امامت سے معزول کرنا واجب ہے''۔ج6ص20

چہارم: تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق میں ہے: ''کرہ امامۃ.......... (وَالْفَاسِقِ) لِأَنَّهُ لَا يَهْتَمُّ لِأَمْرِ دِينِهِ؛ وَلِأَنَّ فِي

تَقْدِيمِهِ لِلْإِمَامَةِ تَعْظِيمَهُ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ إهَانَتُهُ شَرْعًا '' ج1ص134

پنجم: ردالمحتار میں ہے:''وَأَمَّا الْفَاسِقُ فَقَدْ عَلَّلُوا كَرَاهَةَ تَقْدِيمِهِ بِأَنَّهُ لَا يَهْتَمُّ لِأَمْرِ دِينِهِ، وَبِأَنَّ فِي تَقْدِيمِهِ لِلْإِمَامَةِ تَعْظِيمَهُ، وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ إهَانَتُهُ شَرْعًا''۔ ج1ص560

سادساً:

علانیہ گنہ گار پیر نہیں ہو سکتا، ہم اس مسئلے کو قدرے تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کون پیر بن سکتا ہے، کون نہیں؟ کیا گنہ گار پیر بن سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

سوال: پیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اس انسان کامل کو کہ کہتے ہیں جو اپنے متوسلین کی رہنمائی کرے اور انھیں گمراہ ہونے سے بچائے۔(تعریفات: ص122)

سوال: مرشد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اس عالم باعمل کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ اور جامع شرائط بیعت ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی ہاتھ دے۔(فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: شرائط بیعت کا کیا مطلب؟

جواب: وہ ضروری چیزیں جو بیعت سے پہلے لازم ہیں کہ ان چیزوں کے بغیر مرید کو بیعت ہونا جائز نہیں۔اور پیر کو بیعت کرنا بھی جائز نہیں۔

سوال: اچھا تو پیر صاحب میں کیا کیا چیزیں ہونا ضروری ہے؟

جواب: اولاً تو چار چیزیں ہونا ضروری ہے: ایک: سنی صحیح العقیدہ ہونا۔ دو: عالم صاحب ہونا۔ تین: فاسق معلن (کھلم کھلا گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ چار: اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔(بہار شریعت) ہم نے اس جواب میں" اولاً "اس لیے کہا ہے کہ یہ چار شرائط ادنی درجہ پیر کے لیے ہیں ورنہ اعلی درجہ پیر کے لیے چار نہیں چالیس کے قریب شرائط ہیں، تفصیل آنے والی کتابوں میں موجود ہے۔

سوال: تو ان عبارتوں کا مطلب یہ ہوا گنہ کرنے والا پیر نہیں ہو سکتا؟

جواب: جی ہاں! علانیہ گناہ کرنے والا ہر گز پیر نہیں ہو سکتا، پیر نہیں بن سکتا۔

سوال: کہاں لکھا ہے کہ گنہ کرنے والا پیر نہیں ہو سکتا؟

جواب: اچھا سوال ہے، خیر ہم حوالہ دیکر اس بات کو سمیٹتے ہیں آپ گنتے جائے:

سبع سنابل: صفحہ 39 رسائل شاہ ولی اللہ: صفحہ 41

فتاویٰ رضویہ: جلد21 صفحہ492 — فتاویٰ رضویہ: جلد21 صفحہ603

فتاویٰ رضویہ: جلد21 صفحہ506 — فتاویٰ رضویہ: جلد26 صفحہ556

فتاویٰ رضویہ: جلد26 صفحہ576 — فتاویٰ رضویہ: جلد26 صفحہ578

فتاویٰ رضویہ: جلد26 صفحہ568 — فتاویٰ رضویہ: جلد26 صفحہ571

فتاویٰ افریقہ: صفحہ153 — الملفوظ: صفحہ296

بہار شریعت: جلد1 صفحہ278 — فتاویٰ مصطفویہ: صفحہ504

فتاویٰ ملک العلماء: صفحہ319 — فتاویٰ خلیلیہ: جلد1 صفحہ185.179

جنتی زیور: صفحہ207 — انوار البیان: جلد1 صفحہ386

انوار البیان: جلد1 صفحہ582 — جمال شریعت: صفحہ143

فتاویٰ دار الیتامیٰ: صفحہ57 — فتاویٰ دار الیتامیٰ: صفحہ59

فتاویٰ اہل سنت: صفحہ54 — فتاویٰ اہل سنت: صفحہ62

فتاویٰ اہل سنت: صفحہ31 — فتاویٰ اہل سنت: صفحہ15

فتاویٰ اہل سنت: صفحہ63 — قانون شریعت: صفحہ46

فتاویٰ بدر العلماء: صفحہ217 — سوانح اعلیٰ حضرت: صفحہ337

غیر مطبوعہ: صفحہ51 — فتاویٰ شارح بخاری: جلد2 صفحہ263

فتاویٰ شارح بخاری: جلد2 صفحہ268 — فتاویٰ برکاتیہ: صفحہ392

فتاویٰ برکاتیہ: صفحہ420 — بیعت وارادت: صفحہ36

فتاویٰ برکات: جلد2 صفحہ100 — فتاویٰ برکات: جلد2 صفحہ126

فتاویٰ برکات: جلد2 صفحہ172 — ضیاء تصوف: صفحہ123

اسلامی عقائد ومسائل: صفحہ457 — دین مصطفیٰ: صفحہ207

فتاویٰ علیمیہ: جلد3 صفحہ486 — فتاویٰ علیمیہ: جلد3 صفحہ488

فتاویٰ علیمیہ: جلد3 صفحہ490 — فتاویٰ علیمیہ: جلد3 صفحہ491

فتاویٰ علیمیہ: جلد3 صفحہ495 — شریعت وطریقت: صفحہ28

تطہیر الاعتقاد: صفحہ94 — امام احمد رضا اور تصوف: صفحہ395

امام احمد رضا اور تصوف: صفحہ383 — امام احمد رضا اور تصوف: صفحہ415

امام احمد رضااور تصوف: صفحہ 457 امام احمد رضااور تصوف: صفحہ 459

سنی آواز: صفحہ 80 تاج الشریعہ کی علمی مجالس: صفحہ 231

پیری مریدی کی تفصیل فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 555 تا 594 میں مل جائے گی۔ اور ملامتیہ کی تفصیل کشف المحجوب (175) اور خطبات محرم (505_509) میں مل جائے گی، خیر ہم خطبات محرم سے ایک عبارت نقل کر کے مضمون کو ختم کرتے ہیں: " خلاصہ یہ ہوا کہ طبقۂ ملامتیہ کا دعویدار اگر کوئی کام خلاف شریعت کرے اور یہ کہے کہ میں نے یہ کام حصول ملامت کے لیے کیا ہے تو یہ کھلی ضلالت و گمراہی اور سچی نفس پرستی ہے ".(508)

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

تکملۂ مفیدہ

مناظر اہل سنت معتمد مجاہد ملت حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محققانہ فیصلے میں ایک شکایت درج کی ہے، اسے یہاں نقل کرنا مناسب رہے گا:

"کچھ لوگوں نے یہ بھی بتایا کی ملزم نے اپنی خلاف شرع حرکتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنے مریدین و معتقدین کو یہ پٹی پڑھائی ہے کہ وہ قلندری سلسلے سے تعلق رکھتا ہے **ایسے لوگ اگر گناہ کا کام بھی کریں تو برا نہیں ماننا چاہیے** کہ عام لوگ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے، اس رمز کو سمجھنا اہل معرفت ہی کا کام ہے۔" (نسیم سرکار کے خلاف اسلامی عدالت کا محققانہ فیصلہ، ص26)

خلاصۂ مدعا یہ ہے کہ کوئی بھی شخص خواہ کسی بھی سلسلے سے تعلق رکھتا ہو، اگر وہ علانیہ گناہ کرتا ہے تو اس پر فاسق معلن کے تمام شرعی احکام لاگو ہوں گے، وہ امام نہیں ہو سکتا، اسے پیر ماننا یا کسی کو اس کا مرید بنانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ مزید برآں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ گناہ ایک ایسا عمل ہے جو بعض اوقات انسان کو کفر کی دہلیز تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے ایسے شخص کے متعلق تشویش ناک مقام ہے کہ کہیں وہ شخص گناہوں پر جری و بے باک ہونے، مُصِر علی الکبائر ہونے کی بنا پر دائرۂ اسلام سے خارج تو نہیں ہو چکا۔ اللہ تبارک و تعالی ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور حق بات قبول کرنے کا جذبہ و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ و آلہ و صحبہ اجمعین۔

وما علینا الاالبلاغ

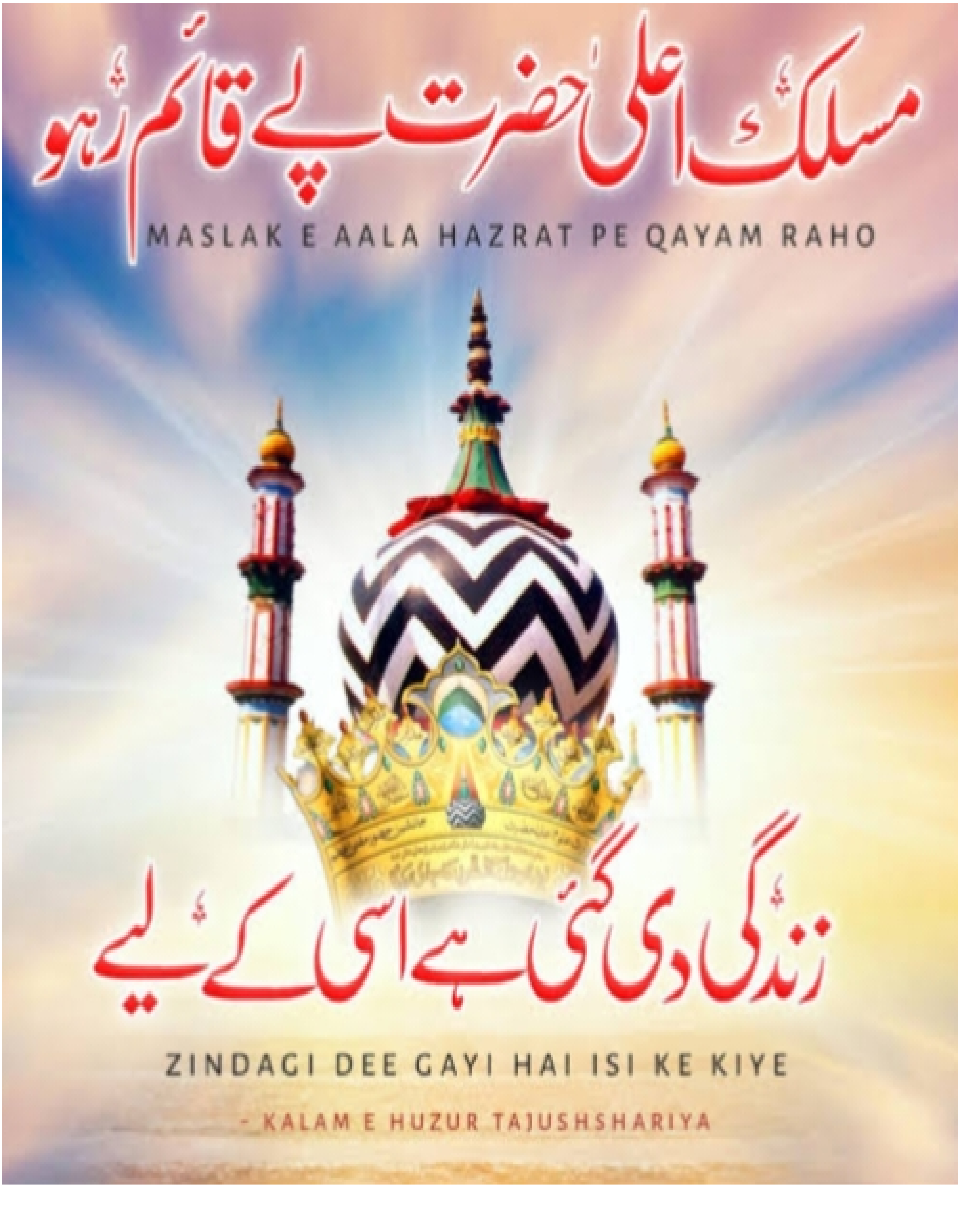

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
MASLAK E AALA HAZRAT PE QAYAM RAHO
زندگی دی گئی ہے اسی کے لیے
ZINDAGI DEE GAYI HAI ISI KE KIYE
- KALAM E HUZUR TAJUSHSHARIYA